مرزا غالب کی باتیں

مرزا غالؔب کے نام سے کون واقف نہیں۔ لوگ اُنھیں پیار سے چچا غالؔب بھی کہتے ہیں۔ بڑے باغ و بہار قسم کے انسان تھے اور اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ شاعری کی، تو ایسی کہ اُن کا ثانی آج تک دُنیا میں پیدا نہ ہو سکا۔ نثر لکھی، تو ایسی کہ اُردو نثر کا مزاج ہی بدل کر رکھ دیا۔ اُن کے خطوط اُٹھا کر پڑھیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے بے تکلّفی سے باتیں کر رہے ہیں۔ نہ لمبے چوڑے القاب، نہ آداب اور نہ بیجا تکلّفات۔ سادگی میں پُرکاری بس اُن ہی کا کمال ہے۔ حالاں کہ ان کی زندگی اِفلاس و تنگ دستی اور آلام و مصائب میں گزری لیکن اُن کی شگفتہ مزاجی اور زندہ دلی میں کبھی فرق نہ آیا اور اُنھوں نے اپنی وضعداری، اپنے وقار اور اپنی خودداری کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ وہ ہماری قومی تہذیب کا ایک زندہ نمونہ تھے۔

یوں تو وہ آگرے میں پیدا ہوئے تھے لیکن اپنی نوجوانی ہی میں وہ دلّی آ گئے تھے اور پھر وہ یہاں آکر یہیں کے ہو گئے۔ سلطنت مُغلیہ کا چراغ گُل ہوا، لال قلعہ ویران ہوا، دلّی اُجڑی، بڑے بڑے نجیب اور شریف شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ لیکن غالؔب اپنی جگہ جمے رہے۔ دلّی اُن کا دل تھی اور وہ دلّی کا دل۔ وہ دلّی کے جس مکان میں رہتے تھے، اس کی حالت ایسی تھی کہ بقول اُن کے "مینہ گھڑی بھر برسے تو چھت گھنٹہ بھر برسے"۔ آخر عمر میں

ایک طرف فکرِ معاش نے اور دوسری طرف اُن کی مسلسل بیماری نے اُنھیں نڈھال کر دیا تھا، لیکن اس عالَم میں بھی وہ لطافت کے دریا بہاتے اور ظرافت کے پُھول کھلاتے رہے۔ تحریر ہو یا تقریر، وہ بات میں بات پیدا کرتے اور نئے نئے پہلو نکالتے تھے۔ ایک طرف ان کی فکر سے آسمان جگمگاتا اور دوسری طرف اُن کی زندہ دلی سے زمین مسکراتی تھی۔ وہ بلا کے ذہین اور غضب کے حاضر دماغ انسان تھے۔ آیئے، ان کی لطافت اور ظرافت کے چند نمونے دیکھیں۔

(۱)

مرزا کے ایک دوست تھے سیّد سردار مرزا۔ ایک دن وہ شام کو مرزا سے ملنے آئے۔ جب تھوڑی دیر ٹھہر کر وہ جانے لگے تو مرزا خود اپنے ہاتھ میں شمعدان لے کر کِھسکتے ہوئے لبِ فرش تک آئے تا کہ وہ روشنی میں جوتا دیکھ کر پہن لیں۔ اُنھوں نے کہا۔ "قبلہ و کعبہ! آپ نے کیوں تکلیف فرمائی؟ میں اپنا جوتا آپ پہن لیتا۔" مرزا کی رگِ ظرافت پھڑکی۔ اُنھوں نے کہا "میں آپ کا جوتا دکھانے کو شمع دان نہیں لایا، بلکہ اس لیے لایا ہوں کہ کہیں آپ میرا جوتا نہ پہن جائیں۔"

(۲)

والیٔ رامپور نواب یوسف علی خان، مرزا پر بڑے مہربان تھے۔ مرزا کے لیے ایک سو روپے ماہوار کا وظیفہ باندھ دیا تھا، اُنھیں تا حیات ملتا رہا۔ جب اُن کا انتقال ہوا تو مرزا تعزیّت کے لیے رامپور پہنچے۔ نواب کلب علی خان نے

بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ اپنے پاس ٹھہرایا۔ چند روز کے بعد کسی کام سے نواب صاحب کا لفٹیننٹ گورنر سے ملنے بریلی جانا ہوا۔ ان کی روانگی کے وقت مرزا بھی موجود تھے۔ نواب صاحب نے معمول کے طور پر مرزا سے کہا "خدا کے سُپرد"۔ مرزا نے یہ سنا تو فوراً کہا: "حضرت! خدا نے تو مجھے آپ کے سُپرد کیا ہے، آپ پھر اُلٹا مجھ کو خدا کے سُپرد کرتے ہیں۔"

(۳)

مرزا کے خاص خاص شاگرد اور دوست جن سے نہایت بے تکلّفی تھی، اکثر شام کو اُن کے پاس جا کر بیٹھتے تھے اور مرزا اس وقت بہت پُر تکلف باتیں کیا کرتے تھے۔ ایک روز میر مہدی مجرؔوح بیٹھے تھے اور مرزا پلنگ پر پڑے ہوئے کراہ رہے تھے۔ میر مہدی مجرؔوح پاؤں دابنے لگے۔ مرزا نے کہا۔ "بھئی، تو سیّد زادہ ہے۔ مجھے کیوں گنہگار کرتا ہے؟" اُنھوں نے نہ مانا اور کہا۔ "آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو پیر دابنے کی اُجرت دے دیجیے گا۔" مرزا نے کہا "ہاں! اس کا کوئی مضائقہ نہیں"۔ جب وہ پیر داب چکے تو اُنھوں نے اُجرت طلب کی۔ اب ذرا مرزا کو دیکھیے۔ فرمانے لگے "بھیا! کیسی اُجرت؟ تم نے میرے پاؤں دابے، میں نے تمھارے پیسے دابے۔ حساب برابر ہوا۔"

(۴)

مرزا کو آم بے حد مرغوب تھے۔ حکیم رضی الدین خان، مرزا کے نہایت عزیز دوست تھے۔ ان کو آم نہیں بھاتے تھے۔ ایک دن وہ مرزا کے

مکان پر برآمدے میں بیٹھے تھے اور مرزا بھی وہاں موجود تھے۔ ایک گدھے والا اپنا گدھا لیے ہوئے گلی سے گزرا۔ آم کے چھلکے پڑے تھے۔ گدھے نے سونگھ کر چھوڑ دیے۔ حکیم صاحب نے کہا۔ "دیکھیے آم ایسی چیز ہے کہ گدھا بھی نہیں کھاتا"۔ مرزا نے کہا "بے شک، گدھا نہیں کھاتا"۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- مرزا غاؔلب کی شخصیت میں کیا خوبیاں تھیں؟

۲- مرزا غاؔلب کے خطوط کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟

۳- مرزا غاؔلب کی زندہ دلی اور حاضر دماغی کے کوئی دو واقعات بیان کیجیے۔

(ب) مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

ثانی- تکلف- وضعداری- لطافت- تعظیم- توقیر- اُجرت

(ج) خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(دریا- انجمن- پھول- بے تکلفی- طلب)

۱- مرزا غاؔلب اپنی ذات میں ایک ________ تھے۔

۲- وہ لطافت کے ______ بہاتے اور ظرافت کے ______ کھلاتے تھے۔

۳- میر مہدی مجروح سے اُن کی بڑی ________ تھی۔

۴- اُنھوں نے مرزا غاؔلب سے اُجرت ________ کی۔

(د) "وسیلہ" واحد ہے اس کی جمع "وسائل"۔ آپ غور کریں کہ یہ جمع چند حروف کے ردّوبدل سے کس طرح بنائی گئی ہے۔ اب آپ اسی طرح مندرجہ ذیل واحد کی جمع بنائیے:

قرینہ- رسالہ- قبیلہ- مدینہ- حقیقت- ذریعہ- فضیلت- وظیفہ۔